بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین
نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین... وبعد

میں اللہ کریم سے جو عرش عظیم کا رب ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں حمایت اور رہنمائی کرے، اور آپ کو مبارک بنائے جہاں کہیں بھی آپ ہوں، اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے کہ جب انہیں کچھ عطا کیا جاتا ہے تو وہ شکر کرتے ہیں، اور جب انہیں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب وہ گناہ کر بیٹھتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور یہ تینوں (خصلتیں) سعادت مندی کی نشانیاں ہیں۔

جان لیں! اللہ تعالی آپ کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف رہنمائی کرے کہ حنیفیت ابراہیم علیہ السلام کی ملت (دین) ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اللہ اکیلے کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔
(سورۃ الذاریات:56)

تو جب آپ نے یہ جان لیا کہ اللہ نے آپ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو یہ بھی جان لیں کہ عبادت بغیر توحید کے عبادت نہیں کہلائے گی، جس طرح نماز بغیر طہارت کے نماز نہیں کہلاتی۔ (اسی طرح) اگر عبادت میں شرک داخل ہوگا تو اس سے عبادت فاسد ہو جائے گی جس طرح طہارت حدث (ناپاکی) کی وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے۔

تو جب آپ نے یہ جان لیا کہ شرک اگر عبادت میں مل جائے تو اس عبادت کو فاسد کر دیتا ہے، اور عمل کو برباد کر دیتا ہے اور اسے کرنے والے کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنے والا بنا دیتا ہے، تو آپ یہ جان گئے کہ سب سے اہم چیز جو آپ کے اوپر ہے وہ اس چیز کی معرفت ہے تا کہ اللہ آپ کو اس جال سے نکال دے جو کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔
(سورۃ النساء:48)

اور یہ چیز چار قاعدوں کی معرفت حاصل کرنے سے ہوگی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

(توحید اور شرک کو سمجھنے کیلئے چار بنیادی قاعدے)

پہلا قاعدہ

یہ جاننا کہ جن کفار سے رسول اللہ ﷺ نے جنگ کی تھی وہ اس کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی خالق، رازق اور تدبیر کرنے والا ہے۔ لیکن اس ایمان اور اقرار سے وہ اسلام میں داخل نہ ہو سکے۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾

آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔ (سورۃ یونس:31)

اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

١) (لا الہ الا اللہ) کلمہ توحید کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق، رازق یا تدبیر کرنے والا نہیں، یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ معنی تو مشرکین بھی مانتے تھے۔

٢) یہ ایمان لانا کہ اللہ تعالی خالق ہے، رازق ہے، تدبیر کرنے والا ہے، اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں اور صرف توحید ربوبیت پر ایمان لانا اسلام میں داخل نہیں کرتا ہے۔

٣) یہ ایمان کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسے توحید الوہیت کہتے ہیں۔ اور یہی صحیح معنی ہے لا الہ الا اللہ کا، جس کا انکار مشرکین نے کیا تھا اور اسی وجہ سے مشرک قرار پائے۔

٤) جس نے اللہ تعالی کو رب مانا اسکے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کو ایک سچا معبود بھی مانے ورنہ اسے توحید ربوبیت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

٥) جس نے بھی لا الہ الا اللہ کا معنی توحید ربوبیت سمجھا وہ گمراہی میں ہے چاہے وہ زبان سے ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے۔

نوٹ: لا الہ الا اللہ کے متعلق مزید تفصیل کے لیے پڑھیں ہمارا پمفلٹ "کلمہ توحید لا الہ الا اللہ"۔

دوسرا قاعدہ

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے زمانے کے کافر کہتے تھے کہ:
ہم اپنے معبودوں کی عبادت اور انکی طرف توجہ اسلئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالی کے قریب اور نزدیک کر دیں اور ہماری شفاعت فرمائیں۔

قریب کرنے کی دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾

اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں، یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ اللہ کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا۔ (سورۃ الزمر:3)

شفاعت کی دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔ (سورۃ یونس:18)

اور شفاعت دو قسم کی ہے:
(١) منفی شفاعت: (جسے اللہ تعالی نہیں قبول کریں گے)۔
(٢) مثبت شفاعت: (جسے اللہ تعالی قبول کریں گے)۔

(١) منفی شفاعت: یہ وہ شفاعت ہے جو اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے مانگی جائے، اُن چیزوں میں جن پر صرف اور صرف اللہ تعالی ہی قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:254)

(٢) مثبت شفاعت: یہ وہ شفاعت ہے جو صرف اللہ تعالی سے مانگی جائے۔ کیونکہ شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالی ہے۔ اور شفاعت کرنے والے کو اللہ تعالی اپنے کرم سے نوازتا ہے۔ اور مشفوع (جسکی شفاعت کی جا رہی ہو) وہ ہے جسکے قول اور عمل پر اللہ تعالی راضی ہو، اجازت کے بعد۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے (سورۃ البقرۃ:255)

اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

١) پہلے لوگوں کا شرک صرف اس لئے تھا کہ وہ اپنے معبودوں کو وسیلہ بناتے تھے۔
٢) ان لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ بت، درخت وغیرہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔
٣) انہوں نے کہا کہ ہم صرف وسیلہ بناتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم شرک کرتے ہو۔
٤) ہر قسم کی شفاعت اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں۔
٥) شفاعت کی شرطیں ہیں، اور انکے بغیر اللہ تعالی شفاعت قبول نہیں کرے گا۔
٦) قیامت کے دن شفاعت کے صرف وہ حقدار ہوں گے جن کی موت شرک پر نہیں ہوئی۔

نوٹ: قریش کے مشرکوں کا شرک اصل میں شفاعت کی وجہ سے ہوا اور اگر آج کے بعض مسلمانوں سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ انبیاء اور اولیاء کو کیوں پکارتے ہیں تو وہ جواب میں ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ وہ ہماری شفاعت کریں گے۔

تیسرا قاعدہ

نبی کریم ﷺ جن لوگوں کی طرف بھیجے گئے انکے مختلف معبود تھے، کچھ لوگ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے، کچھ لوگ انبیاء اور صالحین کی عبادت کرتے تھے، کچھ لوگ درخت اور پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور کچھ لوگ سورج اور چاند کی عبادت کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کے خلاف جنگ کی تھی بغیر کوئی فرق کرتے ہوئے۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی شرک) باقی نہ رہے۔
اور دین اللہ کا ہی ہو جائے۔ (سورۃ الانفال:39)

سورج اور چاند کی عبادت کی گئی: دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾

اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔
(سورۃ فصلت:37)

فرشتوں کی عبادت کی گئی: دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

اور یہ نہیں (ہوسکتا) کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم دے۔ کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا؟۔ (سورۃ آل عمران:80)

انبیاء علیہم السلام کی عبادت کی گئی: دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ۖ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۚ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾

اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ بن مریم! کیا تونے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ تو پاک ہے، مجھ کو کسی طرح یہ لائق نہیں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کو کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا، تُو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ (سورۃ مائدہ:116)

بزرگوں کی عبادت کی گئی: دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا﴾

جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ (سورۃ الاسراء:57)

پتھروں اور درختوں کی عبادت کی گئی: دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿أَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿19﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى ﴿20﴾﴾

کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔ اور منات تیسری پچھلی کو۔ (سورۃ النجم:19،20)

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، وَلِلْمُشْرِكِينَ سِدْرَةٌ يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا، وَيَنُوطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِالسِّدْرَةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُ

أَكْبَرُ، إِنَّهَا السُّنَنُ، قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ: ﴿اجْعَلْ لَّنَآ إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ (الأعراف:138) لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

سیدنا ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کی طرف نکلے اور ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جسے ذات انواط کہا جاتا ہے، مشرکین وہاں پر اعتکاف کرتے تھے اور اپنے ہتھیار بھی وہاں برکت حاصل کرنے کے لئے لٹکاتے تھے، ہم نے بھی ایک بیری کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنوادیں جیسے کہ مشرکین کے لئے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر یہی تو (سابقہ قوموں) کے راستے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے وہی بات کی جو بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہی تھی، ہمارے لئے ایک ایسا معبود بنادو جیسا کہ انکے لئے معبود ہیں، پھر فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے امتوں کے طریقے پر چلو گے۔

(جامع ترمذی، احمد، طبرانی کبیر میں اور ابن ابی عاصم سنت میں، علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے)

اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

١) شرک کا مطلب غیر اللہ کی عبادت کرنا چاہے وہ معبود کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو۔
٢) ان لوگوں کے لئے واضح جواب ہے جو کہتے ہیں کہ شرک صرف بتوں کی عبادت کو کہتے ہیں۔
٣) شرک وہ لعنت ہے جو تفرقہ میں ڈال دیتا ہے۔
٤) شرک سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا فتنہ ہے۔
٥) ان لوگوں کے لئے واضح جواب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اولیاء کی عبادت نہیں کرتے صرف انکو وسیلہ بناتے ہیں۔
٦) جہالت بڑا خطرہ ہے جس کو علم سے دور کیا جاسکتا ہے۔
٧) کسی چیز کو بغیر دلیل کے مبارک سمجھنا شرک ہے۔
٨) چیزوں کے نام بدلنے سے انکی حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

چوتھا قاعدہ

آج کے مشرک کل کے مشرکوں سے زیادہ اور بھیانک شرک میں ہیں کیونکہ کل کے مشرک صرف عام حالات میں شرک کرتے تھے اور مصیبت کے وقت صرف اللہ تعالی کو پکارتے تھے۔ مگر آج کل کے مشرکوں کا شرک دائمی ہے، عام حالات میں بھی غیر اللہ کو پکارتے ہیں اور مصیبت کے وقت بھی۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَإِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ﴾

پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لئے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوت:65)

نوٹ: کل کے مشرک صرف توحید الوہیت (عبادات) میں شرک کرتے تھے لیکن آج کل کے بعض مسلمان توحید الوہیت اور توحید ربوبیت دونوں میں شرک کرتے ہیں۔

کل کے مشرک جن چیزوں کی عبادت کرتے تھے وہ کبھی اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے تھے۔ مثلاً فرشتے، انبیاء، اولیاء وغیرہ۔ لیکن آج کے مشرک ان بزرگوں کی عبادت کرتے ہیں جنکی نافرمانی اور بدکاری کے قصے وہ خود بیان کرتے ہیں۔

اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فائدہ حاصل ہوتا ہے:

١) اگر کل کے مشرکوں سے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے جنگ کی تھی اور انہیں مشرک قرار دیا تو آج کے مسلمان کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے جن کا شرک کل کے مشرکوں سے بھی بدتر ہے۔

آخر میں ایک گزارش:

یاد رکھیں آپکو اس دنیا میں جو زندگی دی گئی ہے اسکا دوسرا موقع نہیں ملے گا۔ جو آج کریں گے اسکا کل جواب دینا ہوگا۔ اور کل کا دن بڑا مشکل اور بھیانک ہے، آپکو بغیر کسی مددگار کے جواب دینا ہوگا۔ جس نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے اس شخص کو اللہ تعالی کبھی معاف نہیں کرے گا (اگر توبہ کئے بغیر مرگیا تو)۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿47﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿48﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿49﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿50﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿51﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾

آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا اللہ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہونگے۔ آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک کے ہونگے اور آگ ان کے چہروں پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے گا، بیشک اللہ تعالی بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعے سے وہ ہوشیار کر دیئے جائیں اور بخوبی معلوم کرلیں کہ اللہ ایک ہی معبود ہے اور تا کہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں۔ (سورۃ ابراہیم:47-52)

چار بنیادی قاعدے

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب (رحمہ اللہ)

اردو ترجمہ اور فوائد:
ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)